امام خمینیؒ کے افکار وعقائد کی روشنی میں

وحدت واتحاد

حجت الاسلام سیّد احمد خمینی طاب ثراہ

امام خمینی باطل طاقتوں کے خلاف کی جانے والی اپنی جدوجہد میں بھی لوگوں کو وحدت و اتحاد کی دعوت دیا کرتے تھے چنانچہ پچاس سال قبل انھوں نے اپنے تاریخی اور سب سے پہلے اہم بیان کی ابتداء قرآن مجید کی اس آیۂ کریمہ سے کی تھی: قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰی وَ فُرَادٰی اپنے اس اہم بیان میں انھوں نے امت اسلامیہ کی وحدت کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ الٰہی انقلاب کی کامیابی کیلئے امت اسلامیہ کے درمیان وحدت و اتحاد کا عملی وجود لازمی ہے۔

اپنی گرانقدر کتاب ''اسرارالصلوٰۃ'' میں ''علماء کے معنوی مقامات و مدارج'' کے ذیل میں پہلے تین مراتب کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ چوتھا اصحابِ تحقق و باکمل اولیاء کا ہے جو محقق حالت میں اس مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں۔ ''قاب قوسین'' کی کثرت ان کے درمیان سے اُٹھ جاتی ہے جو اپنی ذاتی شناخت کو جماعت کی ذاتی شناخت میں ضم کردیتے ہیں۔ ہمیشہ باقی رہنے والے نور میں گم ہوجاتے ہیں، انفرادیت میں مضمحل اورغیب ہویت میں فنا ہوجاتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشادفرماتے ہیں کہ اصحابِ صحو بعدالمحو کوغیبِ شہادت سے کوئی حجاب نہیں ہوا کرتا بلکہ خود ان کا وجود حقانی وجود ہوتا ہے اور وہ دنیا کو حقانی وجود کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور مَا رَاَیْتُ شَیْئاً اِلّا وَ رَاَیْتُ اللّٰہ قَبْلَهٗ وَ بَعْدَهٗ وَمَعَهٗ یعنی وہ لوگ ہر چیز سے پہلے، اس کے بعد اور اس کے ساتھ جلوۂ خداوندی کا مشاہدہ کرتے ہیں اور تمام ذاتی و اعمالی تجلیات ان کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہا کرتیں۔

عوام الناس کے استفادہ کے لیے لکھی گئی اپنی گرانقدر کتاب ''شرح چہل حدیث'' میں وحدت کلمہ کے تاریخی و اخلاقی مفہوم و ماہیت کا ذکر کرتے ہوئے امام خمینیؒ ارشادفرماتے ہیں کہ الٰہی

شریعتیں اور عظیم الشان انبیائے کرام، عظیم مقاصد کے حامل رہے ہیں۔ ان کی ذات عظیم مقاصد کی تکمیل و ترقی کا باعث اور مدینۂ فاضلہ کی تشکیل میں مدد و معاون رہی ہے لیکن ان کی بعثت کا ایک اہم مقصد توحید کلمہ و توحید عقیدہ، اہم مسائل و معاملات میں اجماع اور اہل ظلم کی ظالمانہ راہ و روش کی روک تھام رہا ہے تا کہ انسانی سماج کو مختلف النوع مفاسد سے محفوظ رکھتے ہوئے مدینۂ فاضلہ کو خرابی و بربادی سے بچایا جاسکے۔ لیکن اجتماعی اور انفرادی اصلاح پر مشتمل اس مقصد عظیم میں کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب افراد اور قوموں پر وحدت و اتحاد سایہ فگن ہو۔ ان کے درمیان اُلفت و اخوت، قلبی صداقت اور ظاہری و باطنی پاکیزگی موجود ہو اور معاشرہ کے افراد آپس میں اس طرح متحد ہو جائیں کہ آدم کی اولاد سے بھری ہوئی دُنیائے آدمیت ایک جسدِ واحد کے اعضاء کی حیثیت سے کام کرنے لگے اور ساری کوششوں کو ایک عظیم الہٰی اور عقلی مقصد کی تکمیل کے لیے استعمال کیا جائے جس میں انفرادی اور اجتماعی دونوں مفاد و مصالح محفوظ ہیں۔ اگر کسی ایک گروہ یا جماعت کے درمیان ایسی محبت و اخوت پیدا ہوگئی تو وہ جماعت دوسری تمام جماعتوں پر یقیناً غلبہ و فضیلت حاصل کرلے گی۔ چنانچہ تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی جنگوں میں مجاہدین اسلام کی عظیم الشان کامیابیوں کا راز ان کے درمیان موجود یہی مثالی وحدت و اتحاد رہا ہے۔ مسلمانوں سے اس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ دوستی، میل جول اور حسن اخلاق، محبت، اخوت اور برادری و بھائی چارگی سے کام لیں اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جن چیزوں سے وحدت و اتحاد کے معنی و مفہوم کی تقویت ہوتی ہے وہ یقیناً مرغوب و پسندیدہ ہیں اور جو چیزیں اس میل جول اور بھائی چارہ کو توڑ کر معاشرہ میں تفرقہ و اختلاف کا باعث ہیں وہ یقیناً صاحبِ شریعت کے غیظ و غضب کا باعث اور اس کے عظیم مقصد کی مخالف ہیں اور کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ معاشرہ میں ان تفرقہ انگیز مفاسد کی ترویج و اشاعت بغض و حسد و کینہ و عداوت کا باعث ہوں گی اور معاشرہ میں فساد کی جڑیں پہلے سے زیادہ مضبوط ہوجائیں گی اور لوگوں کے درمیان نفاق کا بول بالا ہوجائے گا۔ فقط یہی نہیں بلکہ معاشرہ میں وحدت و اتحاد کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا اور آخرکار دین کی بنیادیں متزلزل ہوجائیں گی۔

امام خمینی وحدت کو خداوند عالم کی پہلی اور سب سے بڑی رحمت اور ابتدائی برکتِ الٰہی سے

تعبیر کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ رحمت و برکتِ خداوندی کے بغیر وحدت حاصل نہ ہوگی چنانچہ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ ہم لوگوں کو اس بات کی بھرپور کوشش کرتے رہنا چاہیے کہ ہمارے درمیان خداوند عالم کی اس رحمت ونعمت کو دوام حاصل رہے اور اس کوشش کی پہلی منزل یہ ہے کہ ہم لوگ الٰہی ہوجائیں، راہِ خدا میں ہر خدمت کے لیے ہمہ تن آمادہ رہیں اور اپنے آپ کو خداوند عالم کا مطیع و فرمانبردار بنالیں۔ خود کو اس سے وابستہ اور اسی کی بارگاہِ عالیہ میں پلٹ کر جانے والا سمجھتے رہیں۔ اگر ہم لوگ اس ابتدائی منزل پر ثابت قدم رہیں تو دوسرا مرحلہ یعنی مرحلۂ وحدت و اتحاد خود بخود طے ہوجائے گا کیونکہ تفرقہ و اختلاف شیطان کا کام ہے اور وحدت و اتحاد کا تعلق رحمٰن سے ہے۔

امام خمینیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے:

''اگر جملہ انبیاء ایک وقت میں ایک جگہ پر جمع ہوجائیں تو ان کے درمیان کوئی جھگڑا اور اختلاف نہ ہوگا کیونکہ وہ لوگ اپنے نفس پر مسلط اور خداوندعالم کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔''

امام خمینیؒ اسلامی معاشرہ میں اس وحدت و اتحاد کے قائل تھے جو مستحکم اور مقدس بنیادوں پر قائم ہو، چنانچہ وہ کہا کرتے تھے:

''قرآن مجید کی تعلیمات پر مبنی اسلامی وحدت کے سایہ میں ہم لوگوں کو باہم متحد رہنا چاہیے۔ یہ کوئی اہم بات نہیں ہے کہ آپ لوگ کسی ایک مسئلہ و معاملہ میں متحد رہئے اور تفرقہ و اختلاف پیدا نہ کیجیئے بلکہ حکم خداوندی یہ ہے کہ سب لوگ 'اعتصام بحبل اللّٰہ' کی پیروی کریں۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد یہ نہیں رہا کہ وہ لوگوں کو کسی ایک کام کے لیے متحد کردیں بلکہ ان کی آمد کا مقصد تمام لوگوں کو راہِ حق میں جمع کرنا اور ثابت قدم بنانا ہے۔''

اگر مجھ سے یہ سوال کریں کہ امام خمینیؒ کی نظر میں دشمنوں پر ملّتِ اسلامیہ کی کامیابی کا راز کیا تھا تو وہی جواب دوں گا جس پر انھوں نے اپنے متعدد بیانات نیز وصیت نامہ میں بڑی تاکید فرمائی ہے۔ یعنی حکم خداوندی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَلَا تَفَرَّقُوْا۔ اس سلسلے میں وہ ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

''جب ہم لوگوں نے اس امر خداوندی پر مکمل اعتماد و وفاداری کے ساتھ عمل کیا تو ہم لوگ پوری طرح متحد ہوگئے۔ اندر، باہر، طالب علم اور دینی درسگاہوں کے طلاب، سب آپس میں متحد ہوگئے۔ سماج کے سبھی طبقے آپس میں متحد ہوگئے۔ اب اس اتحاد کے بعد آپ لوگ مطمئن رہیں کہ آپ کامیاب ہوگئے۔ کامیابی کی کنجی خود ملت کے ہاتھ میں ہے۔ البتہ ملت اسلامیہ کو اس بات کی طرف متوجہ رہنا چاہیے کہ کس چیز نے اسے کامیابی و سربلندی عطا کی اور یہ کوئی اور چیز نہیں بلکہ امّتِ اسلامیہ کے درمیان موجود مثالی وحدت و اتحاد تھا جس نے ہم لوگوں کو عظیم الشان کامیابی عطا کی اور ''اعتصام بحبل اللہ'' کی بدولت ہم سرفراز و سربلند ہوگئے۔''

امام خمینیؒ وحدت و اتحاد کو ہر فرد مسلمان کا شرعی اور مذہبی فریضہ سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اس سلسلے میں علماء و دانشوروں اور اسلامی علاقوں کے حاکموں کی ذمہ داری دوسروں سے کئی گنا زیادہ ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ ان کے اکثر خصوصی بیانات و اہم پیغامات اسی سلسلے میں صادر ہوتے رہے۔ ان کا اعتقاد و ایمان تھا کہ وحدت کی تشکیل وتقویت کے لیے ہم لوگوں کو لازمی قیمت بھی ادا کرنی چاہیے چنانچہ وہ اس راہ میں بھی پیش قدم تھے لیکن یہ ایک فطری امر ہے کہ اس مختصر مقالے میں وحدت واتحاد کے ہر پہلو پر امامِ امت کے ارشادات کا تجزیہ ممکن نہیں ہے۔

وحدت و اتحاد کے موضوع پر میں نے امام خمینیؒ کے ارشادات و ہدایات پر مشتمل ایک کتابچہ کا مطالعہ کیا تو اجمالی طور پر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ امام خمینیؒ کی نظر میں وحدت و اتحاد ایک انتہائی وسیع موضوع کا نام ہے جو مختلف پہلوؤں کا حامل ہے اور انھوں نے اسلامی انقلاب کی کامیابی سے قبل اور اس کے بعد ان تمام پہلوؤں کی شناخت و ترویج کے سلسلے میں بھرپور قدم اُٹھائے ہیں۔ ان کی دعوت اتحاد کا دائرہ فقط ایرانی قوم تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ وہ اکثر وبیشتر ساری دنیا کے کمزور و پسماندہ لوگوں کو ظالموں اور استکباری جماعتوں کے خلاف متحد ہونے کی دعوت دیتے رہے۔ فقط اتنا ہی نہیں بلکہ انھوں نے شرک و الحاد کے خلاف، ادیانِ الٰہی کی پیروی کرنے والوں کے درمیان وحدت و اتحاد پر زور دیا اور اسلامی دنیا پر حملہ آور اسلام دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے امت اسلامیہ کے درمیان اتحاد کو ان کی حفاظت کا اہم وسیلہ بتاتے رہے اور مذہب اسلام کی مختلف شاخوں مثلاً شیعہ و

سنّی بھائیوں کے درمیان وحدت و اتحاد کو دنیائے اسلام کی سربلندی کا ذریعہ قرار دیا اور اصول و اقدار کی حفاظت کے دائرہ میں قوموں اور حکمراں جماعتوں کے درمیان وحدت و اتحاد کی بھی حمایت کی۔

ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے اندر قومی اتحاد کے سلسلے میں امام خمینیؒ معاشرہ کے تمام طبقوں، جماعتوں اور گروہوں کے درمیان مستحکم وحدت و اتحاد کو کامیابی کی راہ میں پہلا قدم مانتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ اپنے خطبوں اور بیانوں میں دینی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں سے وابستہ لوگوں کے درمیان وحدت و اتحاد کو معاشرہ کے دیگر طبقوں کے درمیان اتحاد کا وسیلہ مانتے تھے۔ علمائے دین اور یونیورسٹیوں سے وابستہ افراد کے درمیان وحدت کے ساتھ ہی ساتھ وہ علماء اور عوام، افرادِ فہم و دانش اور عوام، انتظامی وفوجی جماعت اور عوام، حکومت اور پارلیمنٹ، عدلیہ و انتظامیہ اور نفاذیہ اداروں کے درمیان، بحری، زمینی اور ہوائی افواج کے درمیان اور مختلف النوع قومی تنظیموں کے درمیان وحدت و اتحاد پر بہت زور دیا کرتے تھے اور نسلی، قومی اور جغرافیائی امتیازات کے سخت مخالف تھے۔ اس کے علاوہ امام خمینیؒ اپنی گرانقدر تصانیف میں، بیرونی اور اندرونی طاقتوں کے درمیان، سماج کے مختلف طبقوں کے درمیان اور ملک کی جملہ سیاسی، سماجی اور ثقافتی تنظیموں کے درمیان وحدت و اتحاد کے لئے کوشاں رہا کرتے تھے۔ چنانچہ جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جاچکا ہے کہ مغرب ومشرق کی عظیم طاقتوں کے شرمناک ہتھکنڈوں کے مقابلے میں انقلابِ اسلامی ایران کی کامیابی کا اہم راز ہی یہ تھا کہ ایران کا بچہ بچہ امام خمینیؒ کے حکم کا پیرو بنا ہوا تھا۔

جس طرح امام خمینیؒ نے وحدت و اتحاد کی اہمیت وضرورت پر زور دیا ہے، اسی طرح رہبر انقلاب نے وحدت کے لوازم کی نشاندہی کی ہے کیونکہ وہ اس حقیقت سے پوری طرح باخبر تھے کہ مناسب و سازگار ماحول کے بغیر وحدت و اتحاد کی تشکیل ایک امرمحال ہے اور اگر اتحاد قائم ہوگیا تو وہ مستحکم نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ وحدت و اتحاد کے عقیدتی اصولوں کا ذکر کرنے کے بعد، تشکیل و تحکیم وحدت کیلئے امام خمینیؒ نے جن بنیادی اسباب وعوامل اور لازمی عناصر کی طرف تفصیلی اشارہ کیا ہے، ان کا اجمالی تجزیہ حاضرخدمت ہے:

۱۔ غیرمعمولی حد تک خودسازی کا اہتمام اور ذاتی وسماجی زندگی میں معنوی قدروں اور اعلیٰ

اخلاقی معیاروں کی پیروی۔

۲۔سلیقوں کے درمیان اختلاف کا تحمل، آزادیٔ فکر کا دفاع اور ایسی ثقافتی و سیاسی تشکیلات کی حمایت جس پر امت اسلامیہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے۔

۳۔ ناقابلِ حل سیاسی و سماجی مسائل و مشکلات کو حل کرنے میں وحدت و اتحاد کے معجزہ آفریں کردار کے سلسلے میں گہرا اعتقاد و مکمل اعتماد۔

۴۔طرفین کے درمیان وحدت و اتحاد کے سلسلے میں رخنہ اندازی اور غلط فہمی پیدا کرنے والوں کے سلسلے میں پوری توجہ اور ہوشیاری سے کام لینا اورعوام کو بھی ان تفرقہ انگیز عناصر کی کرتوتوں سے باخبر رکھنا۔

۵۔ وحدت و اتحاد کا بھرپور احترام کرتے ہوئے اصولی مواقف اورمنطقی اقدار و معتقدات کا تحفظ۔

۶۔ دینی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں کے نظام اور طریقۂ تحقیق کے درمیان موجود بنیادی اختلافات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے معاشرہ کے بنیادی مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیےمشترکہ زبان کا انتخاب اور اختلافات سے پرہیز۔

۷۔مشترک پہلوؤں کی زیادہ سے زیادہ تلاش اور بنیادی باتوں میں نظریاتی اختلافات کو کم کرنے کی بھرپور کوشش۔اس کام کے لئے فقط علمی مناظر و مباحثہ کی تشکیل اورعوام الناس کو ان علمی اور ثقافتی اختلافات سے دور رکھنا نیز ان مسائل کو حل کرنے کے لیے فقط علمی اجتماعات اور مناسب و پسندیدہ عقلی راہ و روش کا استعمال کرنا۔

۸۔ توحیدی اور وحدت آمیز ثقافت کا اسلامی معاشروں میں احیاء اور مذہب اسلام کے مختلف عبادی، سیاسی اور سماجی احکام میں وحدت و اتحاد کے مظاہر اورنمونوں کی طرف ملّتِ اسلامیہ کو متوجہ کرنا مثلاً نمازِ جمعہ و جماعت اور حج جیسی عظیم اسلامی کانگریس کے فلسفہ پرمحققانہ غوروفکر،مسلمانوں کو باہمی تعاون کی طرف راغب کرنا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو تمام مسلمانوں کا ذاتی فریضہ قرار دیتے رہنا۔

۹۔ امت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کو اسلام کے درمیان ماضی سے مطلع رکھتے ہوئے موجودہ صدی میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب سے بھی بخوبی آگاہ رکھنا۔

۱۰۔ اکثر اسلامی معاشروں پر مسلط مغربیت کی تردید اور خوداعتمادی کی ترویج و اشاعت کو بنیاد قرار دیتے ہوئے دنیائے اسلام کی ثقافتی تحریک کو وسعت و عالمی مقبولیت کے لیے لازمی جدوجہد کو جاری رکھنا۔

۱۱۔ حقیقی دشمنوں کی شناخت اور دشمن تراشی سے اجتناب و پرہیز۔

۱۲۔ وحدت و اتحاد کے دشمنوں کے خلاف یقینی کامیابی کیلئے جہاد و شہادت پسندی پر مشتمل ثقافت کی تبلیغ و ترویج۔

۱۳۔ ایسی خرافات پرستی اور تفرقہ انگیزی کی مکمل روک تھام جو ناواقف اور خودغرض عناصر کے ذریعہ دینی اور مذہبی رسومات کا جزو بن گئی ہیں اور لمبی مدت گزر جانے کی وجہ سے مسلمان قوموں اور قبیلوں کی روایتی ثقافت کا بنیادی رنگ و روپ اختیار کر چکی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کے درمیان موجود اندھے تعصب کو کم کرنے کی بھرپور کوشش۔

۱۴۔ وحدت و اتحاد کے منادیوں کے قول و عمل کے درمیان یکسانیت نیز وحدت کو اپنا نصب العین قرار دینے والی حکومت سے وابستہ افراد و حکام کے قول و فعل میں بھی یکسانیت کو برقرار رکھنا۔

اس یکسانیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر سماج کے قائد و مصلح کی جانب سے سکوت اختیار کرنے یا وحدت و حمایت برقرار رکھنے کا حکم دیا جائے تو معاشرہ کے تمام لوگ اس حکم کی پیروی کو اپنی مصلحت سمجھیں، چاہے اس حکم سے ان کی روایتی رسوم اور ان کے آداب و اخلاق کی خلاف ورزی ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ ہم لوگ اس یکسانیت کا امام خمینیؒ کی تحریک کے اُتار چڑھاؤ کے درمیان سینکڑوں بار مشاہدہ کر چکے ہیں۔

حضرت امام خمینی نے مسلمانوں کے درمیان وحدت و اتحاد کو مستحکم بنانے کیلئے فلسطینی مظلوموں کے حقوق کی بھرپور حمایت کی کیونکہ اسلامی علاقوں میں امریکہ اور صیہونی حکومت کی وسعت پسندی کے خلاف مسلمانوں کا ایک مرکز اتحاد پر جمع ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ رسول اکرمؐ کی شان

میں بے ادبی و گستاخی پر مشتمل کتاب ''شیطانی آیات'' جیسی اسلام دشمن سازش کے خلاف اپنے مستحکم موقف سے پیغمبر اسلامؐ کے سلسلے میں مسلمانوں کے مقدس عشق کو پوری طرح نمایاں کردیا اور اس واقعہ کو امت اسلامیۂ عالم کے درمیان اتحاد کا باعث بنا دیا اور پوری دنیائے اسلام میں بیداری کی لہر دوڑ گئی۔

جی ہاں! اسلامی انقلاب اور اس کی نعمتوں اور برکتوں نے ہم لوگوں پر حجت تمام کردی ہے۔ امام خمینیؒ کی کامیابیاں اور اس کی عالمی اسلامی تحریک قرآن کریم کی اس آیۂ شریفہ کی مصداق ہے: كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰه۔ حضرت امام خمینیؒ نے متعدد بار انتہائی سخت و مایوس کن حالات میں ہم لوگوں کو جدوجہد کرنا سکھایا اور بار بار ہم لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرتے رہے کہ حق و باطل کے درمیان مقابلہ کے دوران ظاہری مادّی اسباب و وسائل کی کمی فیصلہ کن ثابت نہیں ہوا کرتی ہے بلکہ اس مقابلہ وصف آرائی میں جس چیز کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے وہ آگاہی و بیداری، اخلاص اور فریضہ کو پورا کرنے کا حوصلہ ہے۔ لہٰذا اگر آج اسلامی معاشروں کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہوگیا ہے کہ ان کے مسائل و مصائب کا علاج اور موجودہ پسماندگی و بے سروسامانی سے نجات کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم اپنی حقیقی اسلامی شناخت کو دوبارہ حاصل کرتے ہوئے امت واحدہ کی تشکیل میں ہمہ تن سرگرم ہوجائیں تو پھر اس مقصد کی تکمیل کے سلسلے میں ہم لوگوں کو ایک لمحہ کے لیے بھی خوفزدہ و مایوس نہ ہونا چاہیے۔

آیئے! ہم لوگ اس مقدس جہاد میں پیش قدم ہوجائیں۔ یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ پیغمبرِ وحدت و رحمت کے ماننے والوں کی اتنی بڑی تعداد ہر ممکن اسباب و وسائل سے مالامال اور غیر معمولی جغرافیائی حیثیت کی حامل ہوتے ہوئے بھی تفرقہ و اختلاف کی آگ میں جلتی رہے اور دین خدا و انسانیت کے دشمن امت اسلامیہ کی پراگندگی کا مذاق اُڑاتے رہیں اور اس امت کے سامنے فخر و مباہات کا مظاہرہ کریں جو صدیوں تک حقیقی انسانی تہذیب وتمدن کی علمبردار رہی اور آج جس کے سرمایہ کو یہ سامراجی طاقتیں دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہی ہیں۔

آج خداوند عالم کی مقدس و گرانقدر کتاب ایک حرف کی کمی یا زیادتی کے بغیر، اسلامی فرقوں کے درمیان موجود ہے اور سنت و آئین پیغمبر اکرمؐ کو ہم لوگوں کے جملہ اعمال کے لیے مشعل

ہدایت کا درجہ حاصل ہے۔ ایک قبلہ، ایک کلمہ و نعرہ، ایک نماز و مناسک حج اور سینکڑوں دوسرے اسلامی شعار پر تمام اسلامی مذاہب کا یکساں اعتقاد و ایمان ہے اور امت اسلامیہ کے درمیان موجود یہ مثالی یکسانیت امت واحدہ کی تشکیل میں نہایت مدد ومعاون ثابت ہوسکتی ہیں۔ امت اسلامیہ کے درمیان وحدت و اتحاد کے فقدان کے سلسلے میں عوام کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ یہ اسلامی علاقوں کے حکمرانوں، عالموں اور دانشوروں کا فریضہ ہے کہ وہ ایسے حالات میں اپنی ذمہ داری کو بخوبی انجام دیں۔

میں ان اسلامی حکومتوں کے سربراہوں کے سامنے، جو پڑوسی اسلامی حکومتوں کے ساتھ اخوت و برادری کا معاہدہ کرنے کے بجائے اسلام اور مسلمانوں سے عداوت رکھنے والی حکومتوں کے ساتھ معاہدۂ صلح سے امید لگائے ہوئے ہیں، ببانگ دہل یہ اعلان کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کا اندازہ غلط ہے اور آپ بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں کیونکہ آزمائے ہوئے کو بار بار آزمانا عقلمندی کی علامت نہیں ہے اور تلخ تجربات کی تکرار ہرگز مفید نہیں ہوا کرتی ہے۔

امریکہ اور اسرائیل، اسلام اور امت اسلامیہ کی مکمل نابودی اور تمام اسلامی علاقوں پر مکمل غلبہ و تسلط کے بغیر راضی ہونے والے نہیں ہیں۔ لہٰذا آیئے ان عنکبوتی اور پھُس پھُسے معاہدوں سے، جن کا بنیادی مقصد امریکی و اسرائیلی مفاد و مصالح کی حفاظت ہے، دل لگانے کے بجائے مستحکم اسلامی اخوت و برادری کے معاہدہ کو عملی شکل دینے کی کوشش کریں اور امت واحدہ کی یاد کو دوبارہ تازہ کردیں۔

وہ حکومتیں، جماعتیں اور افراد و اشخاص جو کتاب و مقالہ وفلم کی تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ مسلمانوں کے درمیان تفرقہ و اختلاف کی آگ بھڑکانے میں ہمہ تن سرگرم ہیں اور دیگر اسلامی فرقوں کی پیروی کرنے والوں کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کرنے میں فخر محسوس کر رہے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ اپنے اس عمل سے وہ اپنی موجودیت اور اپنے مفاد و مصالح کا دفاع کر رہے ہیں، وہ درحقیقت بہت بڑی بھول کا شکار ہیں کیونکہ دشمن ان میں سے کسی پر بھی رحم نہ کرے گا اور اس معرکہ میں وہی لوگ فائدہ میں رہیں گے جو عالم اسلام کے درمیان وحدت و اتحاد کی تشکیل کے ذریعہ اسلام دشمن طاقتوں اور جماعتوں کی وسعت پسندی کی روک تھام کرنا چاہتے ہیں۔

میں امام خمینی کی تاسی و پیروی کرتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ایرانی عوام اور اسلامی

جمہوری نظام کے تمام مسئولین ان سبھی مسلمان عوام اور اقوام، حکومتوں کے ساتھ معاہدۂ اخوت و برادری کے لئے اپنا ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں جو امت اسلامیہ کے مفاد و مصالح پر دشمنان دین خدا کے مفاد کو ترجیح نہیں دیتی ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت اور امت اسلامیہ ایران وحدت و اتحادِ اسلامی کی راہ میں پیش قدمی کے لیے لازمی قیمت ادا کرنے کے لئے ہمہ تن آمادہ ہے۔

آخرکلام میں، میں ایک بار پھر خود اپنے آپ کو، آپ لوگوں کو اور مخلص و دلسوز مسلمانوں کو دنیائے اسلام کی خطرناک صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے اس نجات بخش الٰہی پیغام کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جس کی تعمیل و پیروی ہمارا مذہبی فریضہ اور ہماری نجات کا باعث ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوا ...... فانقذکم منها۔

والسّلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته

سیّد احمد خمینی